رسالہ فی فضل معاویہ رضی اللہ عنہ

مصنف علامہ محدث فقیہ شیخ محمد حیات سندھی مدنی رحمہ اللہ (متوفی 1163ھ)

مترجم: مولانا محمد عبداللہ تھیمی سندھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے ایسی سند کے ساتھ جس میں کوئی حرج نہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللھم علمه الکتاب والحساب وقه العذاب.

اے اللہ! معاویہ کو کتاب (قرآن) اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچا!

(مسند الامام احمد بن حنبل رقم الحدیث:17152، 27/383)

اور طبرانی نے اوسط میں ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا:

اللھم اهده بالهدى وجنبه الردى واغفر له في الآخرة والاولى.

اے اللہ! اسے ہدایت کے طرف رہنمائی فرما، اور ہلاکت سے بچا، دنیا اور آخرت میں اس کی مغفرت فرمادے! (المعجم الاوسط رقم الحدیث:1838، 1/498)

اور طبرانی نے ثقہ رجال کے ساتھ روایت کی ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اشهدوا معاوية امركم فانه قوي امين.

اپنے امور میں معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو گواہ بناؤ، بے شک وہ طاقت ور اور امانت دار ہے۔

(البحر الزخار رقم الحدیث:3507، 8/433 مسند الشامیین رقم الحدیث:1110، 2/161)

اسی طرح طبرانی نے اوسط میں کیا ہے: بے شک نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دعا فرمائی کہ

اللهم علمه الكتاب والحساب ومكنه فی البلاد وقه سوء العذاب۔
اے اللہ! معاویہ کو کتاب (قرآن) اور حساب کا علم عطا فرما، اور اسے شہروں کی حکومت عطا فرما اور اسے بڑے عذاب سے بچا۔

(المعجم الكبير، رقم الحديث:18.628/252)

اسی طرح طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ عرض کی:

یا محمد استوص معاوية فانه امين على كتاب الله ونعم الامين هو۔
یارسول اللہ! معاویہ کے حق میں وصیت فرمائیے، بے شک وہ اللہ کی کتاب کے امین ہیں اور عمدہ امین ہیں۔ (المعجم الكبير، رقم الحديث:3.3902/73)

اسی طرح طبرانی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الله و رسوله يحبان معاوية۔
بے شک اللہ اور اس کا رسول معاویہ سے محبت کرتے ہیں۔

(مجمع الزوائد، كتاب المناقب باب ما جاء فی معاوية بن ابی سفيان، رقم الحديث:9.15923/441)

اسی طرح طبرانی نے عوف بن مالک سے روایت فرمائی ہے کہ بے شک انھوں نے خواب میں دیکھا کہ معاویہ اہل جنت میں سے ہیں۔ (المعجم الكبير، رقم الحديث:18.686/307)

اسی طرح طبرانی نے اعمش سے روایت کی ہے کہ اگر تم معاویہ کو دیکھتے تو البتہ ضرور کہتے کہ یہ مہدی ہیں۔ (المعجم الكبير، رقم الحديث:18.691/308)

اور طبرانی نے مضبوط سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قتلای وقتلی معاوية فی الجنة۔
میرے اور معاویہ کے درمیان جنگ کے مقتولین جنتی ہیں۔

(المعجم الكبير، رقم الحديث:18.688/307)

اسی طرح طبرانی نے صحیح رجال کی سند کے ساتھ ابودرداء سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ رسول اللہ کی نماز کے مشابہ نماز پڑھتا ہو۔ (مسند الشامیین، رقم الحديث:1.282/168)

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ آپ (ابن عباس) رضی اللہ عنہ نے معاویہ کے حق میں فرمایا: بے شک یہ فقیہ (مجتہد) ہیں اور آپ نے نبی کریم ﷺ کی صحبت پائی ہے۔

(صحيح البخاری، كتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب ذكر معاوية، رقم الحديث:2.3764/479)

اسی طرح امام بخاری روایت کرتے ہیں:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔
بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروائے گا۔

(صحيح البخاری، كتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ باب ذكر مناقب الحسن والحسين، رقم الحديث:2.3746/476)

پس تحقیق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور آپ کی جماعت اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور آپ کی جماعت کے درمیان صلح واقع ہوئی ہے۔ پس یہ نبی کریم ﷺ کے طرف سے پکی گواہی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور اس کی جماعت اسلام پر تھی۔

اسی طرح امام مسلم نے روایت فرمائی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تَمْرُقُ مَارِقَةٌ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَقْتُلُهَا أَوْلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ
مسلمانوں کے تفریق کے وقت دو جماعتوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہوگی وہ اس فرقہ کو قتل کرے گی۔

(صحيح مسلم، كتاب الزكاة باب ذكر الخوارج وصفاتهم، رقم الحديث:3423، ص 475)

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

اقرب الطائفتين من الحق۔
یعنی دو جماعتوں میں سے جو اس کو قتل کرے گی وہ حق کے زیادہ قریب ہوگی۔

(صحيح مسلم، كتاب الزكاة باب ذكر الخوارج وصفاتهم، رقم الحديث:3426، ص 476)

پس میں کہتا ہوں کہ قتل کرنے والا گروہ جو تھا وہ جماعت تھی جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا تھا، اور رہا دوسرا گروہ تو وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت تھی۔ پس یہ ثابت ہوا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت بھی حق پر تھی۔ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت حق سے

زیادہ قریب تھی۔

اسی طرح ترمذی نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللهم اجعله هاديا مهديا واهد به.

اے اللہ! معاویہ کو ہادی، مہدی اور ذریعۂ ہدایت بنا دے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب المناقب باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان، رقم الحدیث:526/4،3842)

اسی طرح ترمذی نے عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ آپ نے فرمایا: معاویہ کا ذکر بھلائی کے ساتھ کیا کرو! میں نے نبی کریم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! معاویہ کو ہدایت یافتہ اور اس کو ذریعۂ ہدایت بنا دے!

(سنن الترمذی، کتاب المناقب باب مناقب معاویۃ بن ابی سفیان رقم الحدیث:527/4،3843)

پس میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بے شک صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ گمان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں نبی کریم ﷺ کے طرف سے دعا مقبول ہوئی ہے۔ پس آپ نے حضرت معاویہ کے ذکر کو منع فرمایا، مگر یہ کہ بھلائی کے ساتھ کیا جائے اور اسی طرح یہ اس کے لیے بھی حکم ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے۔

امام بخاری نے ام حرام سے روایت فرمائی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے:

أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا.

میری امت سے پہلا لشکر جو سمندری جہاد کرے گا اس پر جنت واجب ہے۔

ام حرام کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ

يَا رَسُولَ اللهِ! أَنَا فِيهِمْ؟

کیا میں بھی اس میں شامل ہوں گی؟

فرمایا:

أَنْتِ فِيهِمْ.

ہاں! تو بھی ان میں ہوگی۔

پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ.

میری امت کا وہ گروہ جو سب سے پہلے شہر قیصر میں لڑے گا اس کو بخش دیا گیا ہے۔

میں پوچھا کہ

أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللهِ.

کیا میں اس گروہ میں بھی شامل ہوں گی؟

فرمایا:

لَا.

نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر باب ما قیل فی قتال الروم، رقم الحدیث:253/2،2924)

دوسری روایت میں ہے کہ پس وہ اپنے شوہر کو لے کر عبادہ بن صامت کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے نکلی۔ یہ پہلے ہیں جنھوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب فضل من یصرع فی سبیل اللہ فمات فهو منهم، رقم الحدیث:223/2،2800)

پس أوجبوا کے قول سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی، نجات، بخشش اور کامیابی مراد ہے۔ اور یہ کیوں نہ ہو کہ معاویہ اور اس کی جماعت جو اس جنگ میں شریک تھے ان سب کے لیے جنتی کی گواہی ہے اور یہ شرف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے کافی ہے۔

حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے، آپ نے فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک کا وہ غبار، جو حضور ﷺ کے ساتھ جہاد کے موقع پر واقع ہوا وہ بھی عمر بن عبد العزیز سے ہزار گنا افضل ہے۔ (وفیات الاعیان 33/3)

پس مومن کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ صحابہ سے امیر معاویہ اور ان کے مثل دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر خیر ہی کرے۔ اور جو صحابہ کا اختلاف مروی ہے مناسب نہیں ہے کہ اس کو ظاہر کیا جائے۔ ان کا یہ معاملہ ارحم الراحمین کے سپرد ہے، بے شک وہی مہربان اور معاف فرمانے والا ہے۔

تمت الرسالة